43396 ۔ ہر سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنے كى نذر مانى ليكن كئى سال سے روزے نہيں ركھے

سوال

بارہ برس قبل ميں نے نذر مانى تھى كہ اگر ميں نے مڈل ميں نماياں پوزيشن سے كاميابى حاصل كرلى تو ہر سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھوں گا ليكن پچھلا سارا عرصہ ميں پابندى سے روزے نہيں ركھ سكا، اور پچھلے تين ماہ سے پابندى كے ساتھ روزے ركھنے شروع كر ديے ہيں، سوال يہ ہے كہ:
جن ايام كے ميں نے روزے نہيں ركھے ان كا حكم كيا ہے؟
اور جن ايام ميں ميں اپنے والد كے ہاں دوپہر كے كھانے پر مدعو ہوں ان كا حكم كيا ہوگا، كيا اس دن ميں روزہ ركھوں يا نہ ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس بات كى طرف متنبہ رہنا چاہيے كہ نذر ماننى مكروہ ہے اس كى دليل مندرجہ ذيل مرفوع حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نذر نہ مانا كرو، كيونكہ نذر تقدير سے كوئى فائدہ نہيں ديتى، بلكہ اس سے تو بخيل سے نكالا جاتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6609) صحيح مسلم حديث نمبر (1640) يہ الفاظ مسلم شريف كے ہيں.

اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ بنى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نذر سے منع كيا اور فرمايا:

" نذر كوئى خير نہيں لاتى بلكہ يہ تو بخيل سے نكالنے كا ايك بہانہ ہے"

صحيح مسلم حديث نمبر (1639).

بعض اوقات انسان نذر تو مان ليتا ہے ليكن وہ اسے پورا نہيں كرتا، تو وہ اپنے آپ كو مشكل اور حرج ميں ڈال كر گنہگار ہوتا ہے.

اور نذر كے معاملہ ميں سستى كرنا بہت خطرناك معاملہ ہے، اور خدشہ ہے كہ نذر ماننے والا مندرجہ ذيل فرمان بارى تعالى كے حكم ميں نہ آ جائے:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور ان ميں كچھ ايسے بھى ہيں جو اللہ تعالى سے عہد كرتے ہيں كہ اگر تو نے ہميں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تيرى راہ ميں صدقہ و خيرات كرينگے اور نيك و صالح لوگوں ميں ہونگے، اور جب اللہ تعالى انہيں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل كرنے لگتے ہيں، اور وہ اعراض كرتے ہوئے پھر جاتے ہيں، تو اللہ تعالى اس كى سزا ميں ان كے دلوں ميں نفاق ڈال دے گا اس دن تك جب وہ اس سے مليں گے، اس كے سبب كہ انہوں نے وعدہ كرنے كے بعد اللہ تعالى سے وعدہ خلافى كى، اور جو وہ كذب بيانى كرتے تھے التوبۃ (75 - 77).

سستى و كاہل كى خطرناكى كے متعلق سوال نمبر (42178) كا جواب ضرور ديكھيں.

اور سوال كے متعلق گزارش يہ ہے كہ: آپ نے جو نذر مانى تھى وہ واجب نذر ميں شامل ہوتى ہے، جس كا پورا كرنا آپ پر واجب اور ضرورى ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالى كى اطاعت كرنے كى نذر مانى وہ اپنى نذر پورى كرے، اور جس نے اللہ تعالى كى نافرمانى اور معصيت كرنے كى نذر مانى تو وہ اس كى نافرمانى نہ كرے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6696).

اس بنا پر آپ پر نذر پورى كرنا لازم ہے، اور آپ نے جن دنوں كے روزے نہيں ركھے ان كى قضاء ميں روزے ركھيں، اور اس كے ساتھ آپ پر قسم كا كفارہ بھى لازم آتا ہے، اور ان جن ايام كے آپ نے روزے نہيں ركھے ان ميں آپ كے ليے ايك كفارہ ہى كافى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى ہر جمعرات كو روزہ ركھنے كى نذر ماننے اور روزے شروع كيے اور پھر كئى ايام نہ ركھنے والے شخص كے بارہ ميں كہتے ہيں:

" وہ اپنى نذر كى قضاء كرے اور كفارہ ادا كرے.... اور اگر اس سے بہت زيادہ ايام فوت ہو گئے جن ميں وہ روزے نہ ركھ سكا ہو تو ان سب ايام كا اس پر ايك ہى كفارہ لازم آتا ہے، جب وہ كفارہ ادا كر دے اور اس كے بعد پھر اس كے كچھ روزے رہ جائيں تو اس پر دوبارہ كفارہ لازم ہو گا. امام احمد رحمہ اللہ تعالى نے يہى بيان كيا ہے. اھ

ديكھيں: المغنى لابن قدامہ المقدسى (13 / 648).

اور آپ کے لیے دوپہر کے کھانے کی دعوت ایسا عذر نہیں جو آپ کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اباحت شمار ہو، اور آپ نذر پوری نہ کریں، بلکہ آپ کو چاہیے کہ انہیں اپنی نذر کے متعلق بتا دیں تا کہ ان کی دعوت میں نہ جانے کا عذر معلوم ہو سکے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36800) اور (38934) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .